حدیثِ غدیر

اور

جانشینِ حضرت محمدؐ

مترجم: عزیز الحسن جعفری

یا علی (ع) مدد

حدیثِ غدیر اور جانشینِ حضرت محمدؐ

-: ناشر :-

نہج البلاغہ اکادمی

(عرشی پبلیکیشنز بلڈنگ)

۱۰۱۷ گلی نمبر ۴۵ جعفرآباد

دہلی ۱۱۰۰۵۳

نام کتاب ـــــ حدیث غدیر و جانشین حضرت محمدؐ
فارسی تالیف ـــــ ہیئت تحریریہ موسسہ در راہ حق۔ قم
مترجم ـــــ عزیز الحسن جعفری
سنہ اشاعت ـــــ ۱۹۹۵ء
تعداد طبع ـــــ ۲ ہزار
ہدیہ ـــــ دو روپے
مالی معاونت ـــــ متین اخلاق نقوی ردولوی
کتابت ـــــ ناظم نقوی امروہہ
ناشر ـــــ نہج البلاغہ اکادمی ۔ دہلی

(طابع شوبی آفسٹ پریس ۔ دہلی ۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث غدیر و جانشینِ حضرت محمدؐ

پیغمبرؐ بیت اللہ سے وداع ہوتے ہیں۔

سنہ ۱۰ ہجری ہے، موسم حج ہے۔ حجاز کا بیابان ایک ایسے انبوہ کثیر کا شاہد ہے جس میں سبھی ایک ہی نعرہ لگاتے ہوئے ایک ہی ہدف کی طرف گامزن ہیں۔ اس سال حج کا منظر عجیب شور و ہیجان لئے ہوئے ہے۔ مسلمان کمال اشتیاق کے ساتھ منزلوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے تیزی کے ساتھ مکہ پہنچ رہے ہیں۔ بیابانِ مکہ سے لبیک..... لبیک کی پُر تپش گونج کانوں میں پہنچ رہی ہے۔ یکے بعد دیگرے قافلے شہر سے نزدیک ہوتے جا رہے ہیں، حاجی لباسِ حرم میں یک رنگ و یکساں غبار آلود اور اشکبار ہو کر حرم امن الہٰی میں پہنچ رہے ہیں۔ اور اس گھر کا طواف کر رہے ہیں جس کی بنیاد توحید کے علمبردار حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ نے رکھی تھی۔

فرید وجدی نے سنہ ۱۰ھ کے حاجیوں کی تعداد نوّے ہزار لکھی ہے۔[1] لیکن

---

[1]: دائرۃ المعارف فرید وجدی ج ۳ ص ۵۴۲

یہ تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تک بتائی گئی ہے۔[۱]

پیغمبر اسلامؐ ملاحظہ فرماتے ہیں: مسجد الحرام میں مسلمانوں کا مجمع لہرا رہا ہے اور سبھی "انما المومنون اخوۃ" حکم کے مطابق برادر وار و فرشتہ صفت، ہو کر مناجات میں مشغول ہیں۔

پیغمبر اسلامؐ خوش ہیں کہ اس جیسے اقدامات کئے اور اپنی رسالت کے فرائض بہترین طور پر انجام دیئے۔

لیکن گاہے بہ گاہے غم و اضطراب کا ہالہ پیغمبر اکرمؐ کے چہرۂ مبارک پر چھا جاتا ہے اور خوشی کو ناگواری خاطر میں بدل دیتا ہے۔

آپؐ کو خوف ہے کہ میرے بعد، یہ اجتماعیت درہم برہم نہ ہو جائے اور ان کے بیچ سے روح اتحاد و برادری رخصت نہ ہو جائے اور کہیں یہ دوبارہ بربادی و پستی کی طرف نہ پلٹ جائیں۔

پیغمبر اسلامؐ خوب جانتے ہیں کہ امت اسلامیہ کو ایک عادل و عالم امام کی شدید ضرورت ہے، ورنہ آپؐ کی کئی سال کی گرانقدر زحمت رائگاں ہو جائے گی۔

یہی سبب تھا کہ جب آنحضرتؐ کسی سفر یا جنگ کے لئے، خواہ وہ سفر مختصر مدت کے لئے ہی کیوں نہ ہو، مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تھے تب بھی اہل مدینہ کو بغیر کسی سرپرست کے نہیں چھوڑتے تھے۔[۲] بلکہ مدینہ کی زمام حکمرانی ایک ایسے شخص کے سپرد کر کے جاتے تھے جو عادل اور امین بھی ہو اور باصلاحیت بھی ہو۔

اس بنا پر ہم نے یہ کیسے تصور کر لیا کہ ہمارے ہمدرد و مہربان رسولؐ

۱۔ الغدیر ج ۱ ص ۹ ۲۔ کامل ابن اثیر ص ۲۳۲، ص ۲۷۸، ص ۲۱۶

اپنے بعد کے لئے عظیم امت اسلامیہ کے امور کی زمام حوادث کے ہاتھوں میں سونپ گئے ہوں گے۔

اور یہ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ شائستہ مقام و مرتبہ کس کا ہے، لباس خلافت کس کی قامت ولیاقت کے مطابق ہے اور یہ کس انسان کے مطابق تراشا و سیا گیا ہے۔

وہ وہی ہے جسے آنحضرتؐ کی جانشینی پر اس وقت منصوب کر دیا گیا تھا[1] جب بزرگان قریش اور قرابت داران پیغمبرؐ حاضر تھے اور انھیں اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔

وہ دین مبین اسلام کے فروغ میں فداکار سپاہی ہے، سرچشمۂ علم رسولؐ کا خزینہ دار ہے، اس کے فیصلے اعلیٰ ترین قضاوت شمار کئے جاتے ہیں[2]

وہ جانا پہچانا ہے، وہ علی ابن ابی طالبؑ ہے

فریضۂ حج مکمل ہو گیا، لوگ اپنے شہروں کی طرف جانے لگے کہ اچانک پیغمبرؐ کے منادیوں کی صدا سے صحرائے حجاز گونج اٹھا، مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ امین وحی فرشتہ رسولِ خدا پر نازل ہوا ہے اور یہ آیت پہنچائی ہے:

"اے رسولؐ! جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کا اعلان کر دو، اگر اس میں کوتاہی کی تو گویا کوئی کار رسالت ہی انجام نہیں دیا۔ خداوند تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔[3]

۱۔ تاریخ طبری ج ۲ صـ ۱۱۷۱ تا صـ ۱۱۷۳۔

۲۔ فضائل الخمسہ۔ چاپ دار الکتب الاسلامیہ ج ۱ صـ ۱۸۶ و صـ ۱۸۷۔

۳۔ سورہ مائدہ آیت ۶۷۔

وہ موضوع جس کے لئے خداوند نے اپنے رسولؐ کو سخت الفاظ میں مخاطب فرمایا، علیؑ کی خلافت کے رسمی اعلان کے علاوہ کچھ نہیں تھا کہ جس کے بارے میں پیغمبرؐ تردد کر سکتے تھے کیوں کہ آنحضرتؐ کو خوف تھا کہ کہیں یہ اعلان مسلمانوں میں شگاف و اختلاف کا سبب نہ بن جائے۔ آنحضرتؐ منتظر تھے کہ حالات ہموار ہو جائیں تب اظہار فرمائیں۔ پس اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سمجھ لیا کہ وہ موقع آچکا ہے۔ لہٰذا لوگوں کو ان بے آب و آبادی اور تپتے ہوئے خالی بیابان کے اس مرکز پر روک دیا جس کا نام "غدیر خم" ہے تاکہ روح اسلام یعنی مسئلہ خلافت و جانشینی مکمل طور پر واضح و روشن ہو جائے۔

لوگ نہیں جانتے کہ ایسا کونسا اہم موضوع سامنے آگیا ہے کہ یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ نماز جماعت کا اعلان کر دیا گیا۔ اور پھر فریضہ ظہر کی ادائیگی کے بعد بے پناہ انبوہ اپنے محبوب آسمانی پیغمبرؐ اسلام کو ایک منبر کی بلندی پر مشاہدہ کرتا ہے۔ اس منبر کو جسے "پالان شتر" کو جمع کر کے بنایا گیا تھا۔

گہرا سناٹا چھایا ہوا ہے.... اس موقع پر پیغمبرؐ اسلام کے دلکش و پُر معنی کلمات صحرائے حجاز کے سکوت کو توڑتے ہیں۔ آپؐ نے حمد و ثنائے پروردگار کے بعد اپنی رحلت اور اپنے آخری حج کا اعلان کیا اور پھر فرمایا:

لوگو! میں تمہارے لئے کیسا رسولؐ تھا؟

سب نے ایک زبان ہو کر کہا: یا رسول اللہ! آپؐ نے پند و نصائح میں کوئی کسر نہ کی اور ہماری تربیت میں کبھی غفلت نہیں برتی، خدا آپؐ کو اجر خیر عطا فرمائے۔

.... پیغمبرؐ نے فرمایا: میرے بعد کتاب خدا اور آئمہ ھدیٰ باہم دوش بدوش

تمہارے رہبر ہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ ان کی پیروی کرو تاکہ گمراہ نہ ہو جاؤ۔

پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح بلند کیا کہ سبھی حاضرین نے ان کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا:

اے لوگو! مومنین پر خود ان سے زیادہ کسے اختیار ہے اور کون ان پر ولایت و سرپرستی رکھتا ہے؟

لوگوں نے کہا: خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔

پیغمبرؐ نے فرمایا: "خدا میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان پر ان سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں"۔ تب بے تامل و بغیر فاصلہ فرمایا: میں جس کا مولا ہوں اور جس کا ولی و سرپرست ہوں اب میرے بعد یہ منصب علی رکھتے ہیں.... من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ... اور اس جملے کی تین بار تکرار کی اور اپنے خطبے کے آخر میں فرمایا: اس حقیقت کو حاضرین دیگر لوگوں تک پہنچائیں۔

یہ جمعیت ابھی منتشر نہ ہوئی تھی کہ یہ آیت نازل ہوئی:[1]

"آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کر دیا اور خدا اس سے راضی ہو گیا کہ اسلام تمہارا دین رہے۔"

پس جانشین کا تعین کئے جانے کے رسمی مراسم کی تکمیل کے بعد حضرت علیؑ کی خدمت میں بعنوان جانشین پیغمبرؐ اسلام تبریک پیش کرنے کے لئے نزدیک اور دور کے سبھی لوگ ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

---

[1]:۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ (سورہ مائدہ آیت ۳)

خلافت علیؑ کی مبارکباد پیش کرنے والوں میں سب سے آگے حضرت ابوبکر ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر۔ ان دونوں نے امیر المومنین علیؑ سے یہ کلمات بھی کہے۔

اے فرزند ابوطالبؑ! تمہیں مبارک ہو کہ تم ہمارے اور سبھی مومنین و مومنات کے مولا بنا دئے گئے۔[1]

راویانِ حدیث غدیر

درحقیقت راویانِ حدیث غدیر ایک لاکھ ۲۰ ہزار سے زیادہ ہیں۔ کیونکہ مقام غدیر کے تمام حاضرین نے پیغمبر اسلام کے حکم کے مطابق، جانشینی علیؑ کو اس سفر کے دوران رونما ہونے والے اہم ترین واقعہ کی حیثیت سے دیگر لوگوں کے سامنے بیان کیا۔[2] یہی سبب تھا کہ واقعہ غدیر مسلمانوں کے اجتماعات میں باربار تازہ ہوتا رہتا تھا۔

اور غدیر کے تقریباً ۲۵ سال بعد یعنی اس زمانہ میں جبکہ بہت سے اصحاب رسولؐ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور ان میں سے ایک محدود طبقہ ہی باقی بچا تھا؛ امیر المومنین علیؑ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو لوگ غدیر کے دن حاضر تھے اور پیغمبر اسلام کے دہن مبارک سے حدیث غدیر سنی ہے وہ کھڑے ہو کر گواہی دیں۔

اس مجلس میں تیس۳۰ نفر اپنی جگہ کھڑے ہو گئے اور حدیثِ غدیر نقل کی۔[2]

امام حسین علیہ السلام نے مرگ معاویہ سے ایک سال قبل یعنی ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں بنی ہاشم، انصار اور تمام حاجیوں کو سرزمین "منیٰ" میں جمع کیا اور یہ

۱۔ الغدیر ج ۱ ص ۹ تا ص ۱۱ ۲۔ الغدیر ج ۱ ص ۶۰ و ص ۶۱

۳۔ الغدیر ج ۱ ص ۱۶۶ و ص ۱۸۲۔

جملے فرمائے: تمہیں خدا کی قسم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ غدیر کے دن رسولؐ خدا نے امت کی رہبری و ولایت کے لئے علیؑ کو نامزد کیا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ حاضرین اس موضوع کو غائبین تک پہنچائیں؟

..... سب نے کہا۔ جی ہاں باللہ

اہل تسنن کے دانشوروں نے اصحاب رسولؐ میں سے ایسے ۱۱۰ حضرات کے نام بیان کئے ہیں، جنھوں نے اس حدیث کو پیغمبرؐ اکرم سے سنا اور دیگر لوگوں کے سامنے بیان کیا؛ انھوں نے اپنی کتابوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے[۱]۔ ان میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس نے اس حدیث اور واقعہ غدیر پر خصوصی کتابیں لکھی ہیں[۲]۔

حدیث غدیر کے معنی و مطالب

ہمارے سامنے جو شواہد ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ "مولی" و "ولی" کلمات کا مطلب، جانشینِ رسولؐ و سرپرست امت اسلامیہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمائیں:

۱۔ ہم جانتے ہیں کہ پیغمبرؐ اسلام حدیث غدیر بیان کرنے میں خطرہ محسوس کر رہے تھے لہٰذا جب تک خدا کی طرف سے صریح و شدید حکم صادر نہ ہوا، آپؐ نے اعلان نہیں فرمایا۔

کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حدیث غدیر کا مقصد علیؑ سے دوستی رکھنے کا تذکرہ کرنا تھا؟ اگر یہ مقصد ہوتا تو اس کے اعلان کرنے میں کسی قسم کا خوف و ڈر نہ ہوتا۔

۱۔ الغدیر ج ۱ ص ۱۹۸ و ص ۱۹۹ ۲۔ الغدیر ج ۱ ص ۱۴ تا ص ۶۱

۲۔ الغدیر ج ۱ ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۷ ان میں سے ۲۶ افراد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اور مسلمانوں کی اجتماعیت پر کسی قسم کا اثر نہ پڑتا۔

پس اس کا مطلب و مقصود وہی مسئلہ خلافت و جانشینی ہونا چاہیئے کہ جس کا اعلان کر دینے میں، مطلب پرستوں کی طرف سے سرکشی کا اندیشہ تھا۔

۲۔ پیغمبرؐ اکرم نے، اس سے قبل کہ جملہ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" فرمائیں لوگوں سے اعتراف کرالیا کہ آپؐ ان کی نسبت ان کے نفوس پر زیادہ اختیار رکھتے ہیں، اور سرپرستی و ذمہ داری کے مرتبہ پر فائز ہیں اور اسی وقت، بلافاصلہ، وہی مرتبہ علیؑ کے لئے قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: کہ جس کا میں مولیٰ و سرپرست ہوں، اب یہ علیؑ اس کے مولا و سرپرست ہیں۔

۳۔ حسان بن ثابت نے پیغمبرؐ اکرم کی اجازت سے واقعہ غدیر کو اشعار میں نظم کیا اور یہ نظم پڑھ کر سنائی، آنحضرتؐ نے اس کی تائید بھی فرمائی۔ حسان نے اپنے اشعار میں علیؑ کی خلافت و امامت کو تصریح کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس جمیعت و انبوہ میں سے کسی بھی شخص نے اعتراض نہ کیا کہ کلمہ مولیٰ کے یہ معنی کیوں لئے ہیں، بلکہ اس کے اشعار مورد تشویق و تائید قرار پائے۔ اس کی نظم میں یہ شعر بھی ہیں:

فقال لہ قم یا علی فاننی
رضیتک من بعدی اماما وھادیا
فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ
فکونوا لہ اتباع صدق موالیا

یعنی: (جب پیغمبر اسلامؐ لوگوں سے اپنی دینی والٰہی ولایت وامارت کا اعتراف کرا چکے تو) علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! کھڑے ہو جاؤ کیونکہ میں اپنے بعد کے لئے تمہاری امامت و رہبری سے راضی ہوں۔ پس جس کا میں مولا اور دینی

والہی امیر ہوں، یہ علیؑ بھی اس کے مولیٰ و سرپرست ہیں۔

۴۔ پیغمبرؐ اسلام مراسم غدیر انجام دینے کے بعد، حضرت علیؑ کے ہمراہ ایک خیمے میں تشریف فرما ہوئے اور حکم دیا کہ سبھی مسلمان حتیٰ کہ ان کی خواتین بھی علیؑ کو مبارکباد پیش کریں اور ان کی بیعت کریں اور انھیں امیرالمومنین کہہ کر سلام کریں[۱]۔ ظاہر ہے کہ یہ مراسم صرف مسئلہ خلافت اور مقام امامت و امارت سے ہی مناسبت رکھتے ہیں۔

۵۔ پیغمبرؐ اسلام نے دوبارہ فرمایا: ھنئونی یعنی مجھے مبارکباد دو کیونکہ خداوند نے مجھے نبوت و رسالت عطا فرمائی اور میرے خاندان میں امامت کو مخصوص کیا[۲]۔

ان شواہد کے موجود رہتے ہوئے مورد حدیث غدیر کے بارے میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہ جائے گا۔

۱۔ الغدیر ج ا ص ۲۷۰ و ص ۲۷۱۔ ۲۔ الغدیر ج ا ص ۲۷۴۔

Nahjul Balagha Academy

(Arshi Publications Building)
1017, Gali No.45, Jafarabad,
Delhi-110053.

Rules to be the "Representatives", to enrol the members for the Nahjul Balagha Academy.

Nahjul Balagha Academy, Delhi, can accept any person, to work, as its representative, to enrol the Annual/Khusoosi members. To be a representative, a person is required to apply on a plain paper and to pay Rs.200 as caution money (refundable on demand, after one year).

A receipt book containing 25 leaves would be given to the representative, if his application is accepted by the Academy. If application is rejected, caution money will be refunded in full, immediately.

Duties of the representative

1. To issue a receipt of Rs.20/- as enrolement fee, immediately and to ask the enroled member, to send Rs.100/- (Annual fee) or Rs.500 (As Khusoosi Rukniat fee) (as the case may be), to the Academy. Formal receipt for the Annual/Khusoosi fee will be supplied by the Academy, to the enroled member, directly.

2. Representative can also collect annual/Khusoosi fee, to send, immediately, to the Academy through M.O. or demand draft in favour of "The Director, Nahjul Balagha Academy" drawn on any bank in Delhi/New Delhi.
   OR

3. Ask the enroled member, to be ready, to receive a V.P.P. for Rs.105 within two weeks. In such a case, the member will have to sign, the requisition to send the V.P.P.

4. Fee for the members, abroad

   Enrolement Fee $ 2

   Khusoosi Rukniat Fee $ 20

   Annual membership is limited only for Indian in India.

Please write for details to

Secretary
Nahjul Balagha Academy

Phone : 2265113

NAHJUL BALAGHA ACADEMY

(ARSHI PUBLICATIONS BUILDING)
1017, GALI No. 45,
JAFARABAD, DELHI-110053

مولائے کائنات نے آواز دی تجھے ....

مکرمی

السلام علیکم

ایک عرصے سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ نہج البلاغہ کا ہندی ترجمہ ہو جائے تاکہ ہماری نوجوان نسل جو فلمی تبلیغات کے زیر اثر دین و مذہب سے بے بہرہ ہوتی جارہی ہے، وہ مولائے کائنات امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کے خطبات پڑھکر دین و مذہب کی طرف راغب ہو جائے۔ چونکہ نوجوان طبقے میں اردو جاننے والوں کی تعداد بہت کم ہے، اس لئے بھی اسے ہندی زبان میں پیش کرنا بہت ضروری ہوگیا تھا۔

آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے نہج البلاغہ اکادمی، دہلی نے اس کتاب کو ہندی زبان میں پیش کرنے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ اکادمی کی طرف سے نہج البلاغہ کا ہندی ترجمہ قسط وار شائع ہورہا ہے اب تک اس کی ۱۳ قسطیں شائع ہو چکی ہیں، جن میں اول تا ۹۱ خطبات شامل ہیں۔ اسکی چودھویں قسط جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔

مختلف انجمنوں، اداروں اور شخصیتوں نے اس کام کی ستائش کرتے ہوئے اپنی دلی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ متعدد اخباروں نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حوصلہ افزائی کی ہے۔ اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ آپ بھی اس پر اپنا تبصرہ تحریر فرمائیں۔ اکادمی کا ارادہ ہے کہ ان تمام تبصروں کو یکجا کرکے ایک کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔

مکرمی: نہج البلاغہ ہندی ترجمے کی قسطوں کو ملاحظہ فرمانے کے بعد فیصلہ کیجئے کہ اس اہم مذہبی کتاب "نہج البلاغہ" کے تحفظ کی غرض سے اس کا ہندی میں ترجمہ کیا جانا ضروری ہے کہ نہیں؟ جبکہ اردو زبان بھی ہمارے معاشرے سے اسی راہ پر جارہی ہے، جس پر عربی و فارسی چلی گئیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی فیصلہ کیجئے کہ مولائے کائنات کے کلام کی تبلیغ میں آپ کیا اور کس طرح تعاون فرمائیں گے۔

Phone : 2265113

NAHJUL BALAGHA ACADEMY

(ARSHI PUBLICATIONS BUILDING)

1017, GALI No. 45,
JAFARABAD, DELHI-110053

نہج البلاغہ اکادمی کی رکنیت

۱۔ نہج البلاغہ اکادمی کی رجسٹریشن فیس ۲۰؍ روپے ہے جو صرف ایک بار ادا کرنی ہوتی ہے۔

۲۔ اکادمی کی سالانہ رکنیت فیس ۱۰۰؍ روپیہ ہے۔

۳۔ خصوصی رکنیت فیس ۵۰۰ روپے جو صرف ایک بار یکمشت عطا کرنی ہوتی ہے۔

۴۔ سالانہ اراکین کے پتہ پر نہج البلاغہ ہندی ترجمے کی قسط ۱ سے ۱۴ تک بھیجی جاتی ہیں۔ چودہ قسطیں وصول ہونے کے بعد آئندہ سال کی رکنیت فیس مبلغ ۱۰۰ روپے ادا کرنی ہوگی۔

امید ہے کہ اپریل ۱۹۹۵ء تک چودہ قسطیں شائع ہوجائیں گی لہٰذا نئے سالانہ اراکین سے التماس ہے کہ وہ ۲۰؍ روپے رجسٹریشن فیس کے ساتھ دوسال کا چندہ ارسال فرمائیں۔

۵۔ خصوصی رکنیت حاصل کرنے والے حضرات کی خدمت میں نہج البلاغہ ہندی ترجمے کی قسط ۱ سے آخری قسط تک سبھی قسطیں ارسال کی جاتی ہیں۔ اس دوران اُن سے مزید فیس طلب نہیں کی جائیگی، اس کے علاوہ جب پوری کتاب کا ترجمہ مکمل ہوجائگا اور اسے ایک جلد میں شائع کیا جائے گا تو اس کی ایک کاپی بغیر کسی ہدیہ کے خصوصی رکن کو دی جائیگی۔

عزیز الحسن جعفری
ڈائرکیٹر۔

नहजुल बलाग़ा अकादमी की मेम्बर शिप

१- नहजुल बलाग़ा अकादमी की **रजिस्ट्रेशन फ़ीस** सिर्फ़ २० रुपये है जो सालाना और ख़ुसूसी मेम्बरान को सिर्फ़ एक बार अदा करनी होती है।

२- **सालाना मेम्बर** बनने के लिये १०० रुपये सालाना फ़ीस अदा करनी होती है।

३- **ख़ुसूसी मेम्बर** बननें के लिये फ़ीस ५०० रुपये है जो सिर्फ़ एक बार, यकमुश्त अता करनी होती है।

४- **मुशीर-** एक हज़ार रुपये से ज़्यादा अतिया देने वाले हज़रात, एक साल के लिये अकादमी के मुशीर बन जाते है। इसके ब'' वह ख़ुसूसी मेम्बर की तरह अकादमी के रुक्न रहते हैं।

५- **सरपरस्त-** जिन हज़रात से अकादमी को ख़ातिर ख़्वाह फ़ायदा पहुँचे।

मेम्बरान के लिये अकादमी की ख़िदमात

१- कोई भी शख़्स रजिस्ट्रेशन फ़ीस अदा करने के बाद, सालाना या ख़ुसूसी मेम्बर बनने के लिये गुज़िश्ता शुमारों का पैकेट वी०पी०पी० के ज़रिये तलब कर सकता है।

२- सालाना मेम्बर के पते पर नहजुल बलाग़ा हिन्दी तर्जुमे की किस्त नं०१ से किस्त नं०१४ तक भेजी जाती हैं। इसके बाद दूसरे साल की फ़ीस तलब की जाती है उसमें भी १४ शुमारे (१५ से २८ तक) भेजे जाते हैं। जो हज़रात रजिस्ट्रेशन फ़ीस के साथ सालाना फ़ीस मनी आर्डर या बैंक ड्राफ़्ट के ज़रिये अदा करते हैं उनके पते पर पहला पैकेट रजिस्टर्ड डाक से भेजा जाता है।

३- ख़ुसूसी मेम्बर के पते पर गुज़िश्ता और आइन्दा सभी शुमारे भेजे जाते हैं। पहला पैकेट रजिस्टर्ड डाक से, बाक़ी सादा डाक से। इसके अलावा जब पूरी नहजुल बलाग़ा का तर्जुमा मुकम्मल हो जायेगा और उसे एक जिल्द में शाया किया जायेगा तो बग़ैर किसी मज़ीद हदिये के उसकी एक कापी ख़ुसूसी मेम्बर की ख़िदमत में पेश की जायेगी।

४- मुशीर: मुशीर बनने वाले हज़रात का नाम, मुशीर बनने के बाद शाया होने वाले शुमारे के टाइटिल पेज पर शाया किया जायेगा। मुशीर को नहजुल बलाग़ा के फ़रोग़ के लिये हर महीने एक तहरीरी मश्वरा देने का हक होगा। अकादमी का सेक्रेट्री उसकी नक़ल दीगर मुशीरों और ख़ुसूसी मेम्बरान के पास भेजेगा, उनकी कसरते राय के मुताबिक़ डायरेक्टर के मश्वरे से उसे अमली जामा पहनाया जायेगा। बशर्ते कि वह मश्वरा अकादमी के असासी उसूल से न टकराता हो।

५- सरपरस्त की हिदायात को अकादमी एहतराम की नज़र से देखेगी।

डायरेक्टर
नहजुल बलाग़ा अकादमी
१०१७ गली नं० ४५
जाफ़राबाद, देहली-११००५३

मुस्तक़िल क़ारेईन रजिस्ट्रेशन फ़ार्म

पंजीकरण सं. __________ रसीद सं. __________

नैहजुल बलाग़ा अकादमी

(अर्शी पब्लिकेशंस बिल्डिंग)

१०१७ गली नं. ४५, जाफ़राबाद, देहली - ११००५३,

फोन : २२६५११३

सचिव महोदय !

सलामुन अलैकुम ।

कृपया मुझे अपनी अकादमी के मुस्तक़िल क़ारेईन में पंजीकृत कर लीजिये । मैं २० रुपये नकद/पोस्टल आर्डर/मनी आर्डर/ड्राफ़्ट सं. __________ के द्वारा प्रस्तुत कर रहा हूं । मेरे पते पर नैहजुल बलाग़ा हिन्दी अनुवाद श्रृंखला में से प्रत्येक की एक प्रति, वी.पी.पी. द्वारा भेज दिया करें । यदि मैं किसी अंक की वी.पी.पी. न छुड़ाऊं तो आप मेरा पंजीकरण निरस्त कर सकते हैं ।

हस्ताक्षर __________

दिनांक __________

नाम __________

पूरा पता __________

____

____

पिन कोड : ☐☐☐○○○